قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر ابوسعید

Online Edition

ہفتہ 18 جنوری 2020ء | 22 جمادی الاوّل 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 16

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (البقرہ:44)

(ترجمہ) اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جُھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔

فرمانِ رسول ﷺ

مساجد کو آباد کرنے والے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ کتاب المساجد و الجماعۃ باب لزوم المساجد وانتظار الصلوۃ حدیث 802)

فرمان خلیفہ وقت

مسجد کی اصل حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ دہلی کے سفر پر جب گئے تو دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا بڑی خوبصورت مسجد ہے لیکن فرمایا کہ ’’مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ۔‘‘ فرمایا کہ ’’ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں ۔‘‘ اس زمانے میں بہت ساری مساجد تھیں،ویران تھیں ۔ ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔‘‘ آپؑ نے فرمایا ’’کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی‘‘ شروع میں ’’اور بارش کے وقت (مسجد کی) چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔‘‘ فرمایا کہ ’’مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیا داروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے۔‘‘ آپؑ نے فرمایا کہ مسجدوں کے واسطے یہ حکم ہے ’’کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 170)

(خطبہ جمعہ مورخہ 23 ۔ اگست 2019ء)

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی درج ذیل ویب سائٹ زیادہ سے زیادہ وزٹ کریں اوراپنے عزیزواقارب کو بھی مطلع فرمائیں۔

www.alfazlonline.org

اسی طرح اپنے مضامین،آرٹیکلز،نظمیں،اعلانات، آراءاورخطوط اس ایڈریس پر بھیجیں اوردعاؤں میں یادرکھیں۔

info@alfazlonline.org

(ایڈیٹر)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

یقین خدا کو دکھاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اُس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہئے تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بَن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اُس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اُس بَن کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اُس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان اُن پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکھاتا ہے ہر ایک کفّارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتاوہ جھوٹا ہے۔‘‘

(کشتی نوح،روحانی خزائن جلد 19ص67)

دربار خلافت

دین کی تعلیم انسان کے لئے رحمت اور برکت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دین اور مذہب ان کی آزادی کو سلب کرتا ہے اور ان پر پابندیاں لگاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ (الحج:79) یعنی دین کی تعلیم میں تم پر کوئی بھی تنگی کا پہلو نہیں ڈالا گیا بلکہ شریعت کی غرض تو انسان کے بوجھوں کو کم کرنا اور صرف یہی نہیں بلکہ اسے ہر قسم کے مصائب اور خطرات سے بچانا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ دین یعنی دین اسلام جو تمہارے لئے نازل کیا گیا ہے اس میں کوئی بھی ایسا حکم نہیں جو تمہیں مشکل میں ڈالے بلکہ چھوٹے سے چھوٹے حکم سے لے کر بڑے سے بڑے حکم تک ہر حکم رحمت اور برکت کا باعث ہے۔ پس انسان کی سوچ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام غلط نہیں ہو سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہو کر ہم اس کے حکموں پر نہیں چلیں گے تو اپنا نقصان کریں گے۔ اگر انسان عقل نہیں کرے گا تو شیطان جس نے روز اول سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں انسانوں کو گمراہ کر کے نقصان پہنچاؤں گا وہ انسان کو تباہی کے گڑھے میں گرائے گا۔ پس اگر اس کے حملے سے بچنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ضروری ہے۔ بعض باتیں بظاہر چھوٹی لگتی ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان کو معمولی سمجھنے کی وجہ سے ان کے نتائج انتہائی بھیانک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ پس ایک مومن کو کبھی بھی کسی بھی حکم کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے۔

آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی اکثریت دین سے دور ہٹ گئی ہے اس لئے ان کے برائی اور اچھائی کے معیار بھی بدلتے جا رہے ہیں۔ مثلاً اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آزادی اور فیشن کے نام پر عورتوں مردوں میں ننگ عام ہو رہا ہے۔ ترقی یافتہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ کھلے عام بے حیائی کی جائے۔ حیا نام کی کوئی چیز نہیں رہی اور ظاہر ہے اس کا اثر پھر ہمارے بچوں اور بچیوں پر بھی ہو گا جو یہاں رہتے ہیں اور کچھ حد تک ہو بھی رہا ہے۔ بعض بچیاں جب جوانی میں قدم رکھنے لگتی ہیں تو مجھے لکھتی ہیں کہ اسلام میں پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم تنگ جین اور بلاؤز پہن کر بغیر برقع کے یا کوٹ کے گھر سے باہر نہیں جا سکتیں؟ کیوں ہم یہاں یورپ کی آزاد لڑکیوں جیسا لباس نہیں پہن سکتیں؟

پہلی بات تو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا۔ اگر ہم نے یہ اعلان کرنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور دین پر قائم ہیں تو پھر پابندی بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر، ان کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب امور الایمان حدیث 9)

پس حیا دار لباس اور پردہ ہمارے ایمان کو بچانے کے لئے ضروری ہے۔ اگر ترقی یافتہ ملک آزادی اور ترقی کے نام پر اپنی حیا کو ختم کر رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دین سے بھی دُور ہٹ چکے ہیں۔ پس ایک احمدی بچی جس نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی۔ ایک احمدی بچے نے جس نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے، ایک احمدی شخص نے، مرد نے، عورت نے مانا ہے، اس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اور یہ مقدم رکھنا اُسی وقت ہوگا جب دین کی تعلیم کے مطابق عمل کریں گے۔ یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں ہر بات کھول کھول کر بیان فرما دی ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 13 جنوری 2017ء)

ہر ایک کے لئے رحمت

حمدِ خدا کے ساتھ کروں بات آپؐ کی
اوقات میری کیا کہ کہوں نعت آپؐ کی

رحمٰن وہ، شفیق و مہربان آپؐ بھی
رحمت ہر ایک کے لئے ہے ذات آپؐ کی

یہ اہتمام کائنات اس لئے ہی تھا
آنی تھی ایک روز جو بارات آپؐ کی

سدرۃ منتہٰی جہاں جبریلؑ بھی نہ تھے
کیا خوب تھی خدا سے ملاقات آپؐ کی

آبِ زلال کا وہاں چھڑکاؤ ہو گیا
جس جگہ مدح خوب ہوئی رات آپؐ کی

شاہوں کو اس کے در کی گدائی پہ ناز ہو
مل جائے جس فقیر کو خیرات آپؐ کی

میں کہہ نہ پا سکوں گا ظفرؔ قصہ مختصر
ہر قول و فعل آپؐ کا ہے نعت آپؐ کی

مبارک احمد ظفرؔ۔لندن

انجینئر محمود مجیب اصغر

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں

چاند سورج اور سیاروں کی تاثیرات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آسمان،زمین،چاند،سورج،نجوم، کواکب اوراجرام فلکی کابکثرت ذکرکیاہےحضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’جب میں ان بڑے بڑے اجرام کو دیکھتا ہوں اور ان کی عظمت اور عجائبات پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ صرف ارادہ الٰہی سے اور اس کے اشارہ سے ہی سب کچھ ہوگیا تو میری روح بے اختیار بول اٹھتی ہے کہ اے ہمارے قادر خدا تو کیا ہی بزرگ قدروں والا ہے تیرے کام کیسے عجیب اور وراءالعقل ہیں۔نادان ہے وہ جو تیری قدرتوں سے انکار کرے اور احمق ہے وہ جو تیری نسبت یہ اعتراض پیش کرے کہ اس نے ان چیزوں کو کسی مادہ سے بنایا۔‘‘

(نسیم دعوت،روحانی خزائن جلد19ص425حاشیہ)

سائنسی تحقیق کی رُو سے ہمارے نظام شمسی میں مشہور اجرام فلکی کی تعداد 7 ہے حضرت مسیح موعودؑ نے ان کی نسبت سورہ فاتحہ کی 7 آیات سے باندھی ہے نیز زمین سے آسمان کے تعلق اور ان کی تاثیرات پر گہری روشنی ڈالی ہے۔

سورہ فاتحہ کی سات آیات اور مشہور سات ستارے

حضرت مسیح موعودؑ نے عربی میں تحریر فرمایا ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

’’واضح رہے کہ اس سورہ فاتحہ کی آیات سات ہیں اور مشہور ستارے بھی 7ہیں۔ان آیات میں سے ہر آیت ایک ستارے کے مقابل پر ہے تا وہ سب کی سب شیطان کے رجم کا موجب ہوں۔‘‘

(تفسیر سورہ فاتحہ بیان فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ ص23حاشیہ)

1۔زمین کے قریب ترین چاند (Moon)

2۔اس سے آگے عطارد (Mercury)

3۔پھر زہرہ(Venus)

4۔اس کے بعد سورج(Sun)

5۔پانچویں نمبر پر مریخ (Mars)

6۔چھٹے نمبر پر مشتری (Jupitor)

7۔اور ساتویں فلک پر زُحل (Saturn)

پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ زمین ساکن ہے اور سورج چاند اوردیگر اجرام فلکی اس کے گرد گھوم رہے ہیں۔بعد کی تحقیقات نے ثابت کیا کہ یہ نظریہ غلط تھا کیونکہ قرآن اس کی تائید نہیں کرتا۔اب سب متفق ہیں کہ دراصل ہمارے شمسی نظام کا مرکز سورج ہے جو کہ ایک ستارہ ہے ۔یہ زمین سے 93ملین میل کے فاصلے پر ہے اور زمین سے 900گنا بڑا ہے اس کا قطر 8لاکھ 65ہزار300میل آتا ہے باقی سب سیارے ہیں۔ہمیں جو چاند نظر آتا ہے یہ زمین کا چاند ہے ورنہ ہر سیارے کے اپنے چاند ہیں۔چاند اپنے اپنے سیارے کے گر دگھوم رہے ہیں اور زمین سمیت سب سیارے سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔

سیاروں میں زمین،عطارد،زہرہ اور مریخ اندرونی ساخت کے لحاظ سے کافی مشابہ ہیں تاہم مشتری ،زحل گیس کے بڑے بڑے گیند ہیں بلکہ Ringکا خوبصورت اجرام فلکی ہیں۔زحل کے آگے Uranus , Neptuneاور Plutoبعد میں دریافت ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’یہ ستارے جیسا کہ یہ جاہل لوگ سمجھتے ہیں آسمان دنیا پر ہی نہیں بلکہ بعض بعض سے بڑے بڑے بُعد پر واقع ہیں اسی آسمان پہ مشتری نظر آتا ہے جو چھٹے آسمان پر ہے۔ایسا ہی زُحل بھی دکھائی دیتا ہے جو ہفتم آسمان پر ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام زحل ہے جو اس کا بُعد تمام ستاروں سے زیادہ ہے کیونکہ لغت میں زُحل بہت دور ہونے والے کو بھی کہتے ہیں اور آسمان سے مراد وہ طبقات لطیفہ ہیں جو بعض بعض سے اپنے خواص کے ساتھ تلمیز ہیں۔‘‘

(تحفہ گولڑیہ،روحانی خزائن جلد 17ص287حاشیہ)

’’قرآن کریم کی تعلیم کی رُو سے فرشتے نجوم اور شمسی اور قمر اور آسمان کے لئے جان کی طرح ہیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5ص143حاشیہ)

ستاروں کی تاثیرات

آسمان کا زمین کے ساتھ جو تعلق ہے وہ نر اور مادہ کی طرح ہے ستاروں کی خاص تاثیرات کو حضرت مسیح موعودؑ نے نہایت اعلیٰ شان کے مضمون کے طور پر بیان فرمایا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں۔

’’یہ ستارے فقط زینت کے لئے نہیں جیسا کہ عوام خیال کرتے ہیں بلکہ ان کی تاثیرات ہیں جیسا کہ آیت(حٰم السجدہ:13) سے معلوم ہوتا ہے یعنی نظام دنیا کی محافظت میں ان ستاروں کو دخل ہے اس قسم کا دخل جیسا کہ انسانی صحت میں دوا اور غذا کو ہوتا ہے جس کو الوہیت کے اقتدار میں کچھ دخل نہیں بلکہ جبروت ایزدی کے آئے یہ تمام چیزیں بطور مردہ ہیں یہ چیزیں بجز اذن الٰہی کچھ نہیں کر سکتی ان کی تاثیرات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔پس واقعی اور صحیح امر یہی ہے کہ ستاروں میں تاثیرات ہیں جن کا زمین پر اثر ہوتا ہے...

بعض متقدمین حکماء نے لکھا ہے کہ زمین ابتداء سے ہی بہت ناہموار تھی خدا نے ستاروں کی تاثیرات کے ساتھ ہی اس کو درست کیا۔‘‘

(تحفہ گولڑیہ، روحانی خزائن جلد17ص282تا283حاشیہ)

حضرت مسیح موعودؑ نے بڑی تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی ہے اور مختلف آیات قرآنی کی روشنی میں اس امر کو واضح کیا ہے کہ آسمان پر اجرام فلکی انسانی زندگی اور تمدن پر کتنا اثر ڈالتے ہیں۔چنانچہ سورہ الطارق آیت13,12کی تفسیر میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’آسمان مؤثرات کا مجموعہ ہے اور زمین متاثرات کا مجموعہ اور امرِ الٰہی آسمان سے زمین پر نازل ہوتا ہے اور زمین اس کو قبول کر لیتی ہے اور انکار نہیں کرتی...جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے یعنی سورج چاند ستارے ......زمین پر موجود اشیاء پراثر ڈالتی ہیں...اس رجع اور صدع کے عمل کے نتیجہ میں بہت سی چیزیں طبقات الارض میں پیدا ہوتی ہیں۔مثلاًچاندی، سونا،لوہا،جواہرات نفیسہ اور ایسی ہیں اور ایسی ہی اور اشیاء اور اس کی اقسام میں سے کھیتیاں،درخت،نباتات،پھل ، چشمے اور دریا وغیرہ ہیں نیز جملہ وہ اشیاء جن کے ظاہر کرنے کے لئے زمین پھٹتی ہے اور پھر اس کی اقسام میں سے اونٹ گدھے،گھوڑے اور اسی قسم کے دوسرے تمام چار پائے جو زمین پر چلتے ہیں اور ہوا میں اڑنے والے تمام پرندے ہیں اور اس کی اقسام میں سے انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے احسن تقویم میں پیدا کیا ہے اور ہر رینگنے والے اور چلنے والے حیوان پر اس کو فضیلت دی گئی ہے اور اسی کی اقسام میں سے وحی اور نبوت و رسالت اور عقل، فطانت،شرافت،نجابت،بیوقوفی، جہالت، حماقت، رزالت اور بے حیائی ہیں اور اسی کی اقسام میں سے انبیاء اور رسولوں کی ارواح ناپرس وجود پر انعکاس طور پر نزول کرتا ہے جو ان کی فطرت سے مشابہ ہو اور جوہر اور خلقت اور صدق و صفا میں کے ان کے مشابہ ہو۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نجوم کی تاثیرات ثابت شدہ متحقق اور مسلمہ ہیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام عربی سے اردو ترجمہ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد ہشتم ص340)

سورج کی تاثیرات

فرمایا:۔

’’سورج چار فصلوں میں چار تغیرات دکھلاتا ہے اول تغیر موسم خریف جو موسم بہار کے مخالف ہے اس تغیر سے وہ درختوں کے آب و تاب کو ویران کرنا شروع کرتا ہے اکثر درختوں کے پتے گر جاتے ہیں اوران کے اندر کا مادہ سیالہ جو تازگی بخش ہوتا ہے خشک ہو جاتا ہے......

پھر دوسرازمانہ جو بذریعہ سورج کے خریف کے بعد ظاہر ہوتاہے وہ موسم سرما کا زمانہ ہے جب کہ آفتاب اپنی دُوری کی وجہ سے شدت بدولت ظاہر کرتا ہے......

زمانہ جو سورج اپنے تغیرات سے جاڑے کے بعد ظاہر کرتا ہے وہ ربیع کا زمانہ ہے یہ وہ زمانہ ہے جب کہ مردہ پودے نئے سرے سے زندہ کئے جاتے ہیں اور نباتات کا خشک شدہ خون نئے سرے سے پیدا کیا جاتا ہے...

پھر...جو زمانہ بہار کے بعد سورج دیوتا ظاہر کرتا ہے وہ صیف کا زمانہ ہے جو موسم گرما کا زمانہ کہلاتا ہے اور موسم گرما ہیں سورج ان پھلوں کو پکا دیتا ہے جو بہار کے موسم میں ابھی کچے تھے۔‘‘

(نسیم دعوت۔روحانی خزائن جلد 19ص422,420)

سورج کی زمین پر تاثیرات کے بارے میں ایک اور مقام پر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’ آفتاب کہہ رہا ہے کہ وہ میں ہوں جس پر تمام گرمی و سردی و روشنی کا مدار ہے جو365صورتوں میں 365 قسم کی تاثیریں دنیا میں ڈالتا ہے اور اپنی شعاعوں کے مقابلہ سے گرمی اور اپنی انحراف شعاعوں سے سردی پیدا کرتا ہے اور اجسام اور اجسام کے مواد اور اجسام کی شکلوں اور حواس پر اپنی حکومت رکھتا ہے۔‘‘

زمین کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

’’زمین کہہ رہی ہے کہ میں وہ ہوں کہ جس پر ہزارہا ملک آباد ہوں او ر جو طرح طرح کی نباتات پیدا کرتی اور طرح طرح کے جوہراپنے اندر طیار کرتی اور آسمانی تاثیرات کو عورت کی طرح قبول کرتی ہوں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5ص162حاشیہ)

سورج کی تاثیرات کو سمجھنے کے لئے’’بروج‘‘ کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔حضرت مصلح موعودؓ نے سورہ البروج کے فٹ نوٹ میں فرمایا ہے’’ بوج آسمان کے ان فرضی مقامات کو کہتے ہیں جن میں فرض کیا جاتا ہے کہ سورج گزرتا ہے۔‘‘

علاوہ ازیں بروج کا ذکر سورہ الجمعہ اور سورہ الفرقان میں ملتا ہے۔منطقہ البروج وہ لائن ہے جس پر سورج ستاروں میں حرکت کرتا ہوا نظرآتا ہے دراصل یہ سورج کے گرد زمین کی

حرکت کا نتیجہ ہے ہئیت دان منطقہ بروج میں بارہ مہینوں کے لحاظ سے بارہ مساوی حصے بناتے ہیں یہ حصے 12 بروج کہلاتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

1۔شمالی حمل Aries21(مارچ، 20۔اپریل)
2۔ثور aurus 21(اپریل،20۔مئی)
3۔جوزاء Gemini21(مئی،20۔جون)
4۔سرطان Cancer 21(جون،20جولائی)
5۔اسد Leo 21(جولائی ، 21۔اگست)
6۔سنبلہ Virgo 22(اگست، 22۔ستمبر)
7۔میزان Lirgo 23(ستمبر،22 اکتوبر)
8۔عقرب Scorpio 24(اکتوبر،22۔نومبر)
9۔قوس sagittarius 23(نومبر،20دسمبر)
10۔جدی Capricon 21(دسمبر، 19۔جنوری)
11۔دلو Acquarius 20(جنوری،18 فروری)
12۔حوت Pisces19(فروری،20 مارچ)

نجوم کے ماہر سورج کے علاوہ باقی سیاروں کو بھی ان بروج کے ساتھ جوڑ کر ان کے اثرات کے قائل ہیں۔

چاند اور دیگر اجرام فلکی کی تاثیرات

18۔مئی1908ء کو پروفیسر ریگ کے ایک سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔

’’چاند سورج اور سیاروں کی تاثیرات کے ہم قائل ہیں ان سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے اور بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اس وقت بھی ان کی تاثیرات کا اثر بچے پر ہوتا ہے۔یہ امر شریعت کے خلاف نہیں۔اسی واسطے ہمیں ان کے ماننے میں انکار نہیں۔

نباتات میں چاند کی روشنی کا اثر بین طور سے ظاہر ہے چاند کی روشنی سے پھل موٹے ہوتے ہیں۔ان میں شیرینی پیدا ہوتی ہے۔اور بعض اوقات لوگوں نے اناروں سے چیخنے کی آواز تک بھی سنی ہے جو چاند کی روشنی کے اثر سے پھوٹتے ہیں۔اس سے زیادہ جو حصہ پیچدار اور ثابت شدہ نہیں اس کے ماننے کے واسطے ہم تیار نہیں ہیں۔قرآن شریف میں صاف بیان کیا گیا ہے کہ چاند سورج اور تمام سیارے انسان کے خادم اور مفید مطلب ہیں اور ان میں انسانی فوائد مرکز ہیں۔پس ہم اس بات کے ماننے میں کوئی حرج نہیں پاتے کہ جس طرح نباتات سے ہمیں فائدہ پہنچتا ہے اس طرح ان تمام سیاروں سے بھی ہم فائدہ اٹھاتے ہیں۔اب اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ عقل کو مشتری سے تعلق ہے تو اس کے ماننے کے واسطے بھی ہم تیار ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم ص677)

اسٹرالوجی کی کتب میں سیاروں کی بڑی واضح اور تفصیل سے تاثیرات ملتی ہیں اس کے مطابق سورج(جو کہ ستارہ ہے)کے اثرات سب سے زیادہ قوی ہیں ۔چاند سورج کی روشنی کو منعکس کرتا ہے اور اس کے مقام کی تبدیلی کے ساتھ سمندر میں لہروں کا مدّوجزر وجود میں آتا ہے۔ عطارد کا تعلق مواصلات سے ہے۔زہرہ خوبصورتی اہم آہنگی پیدا کرنے کا سیارہ ہے مریخ طاقت،جرات اور جنگ کا سیارہ ہے مشتری Expansion:04اور صبر و تحمل اور امن کا پاسدار ہے اور زُحل حدود اور ٹھنڈک اور خواہشات کو محدود رکھنے کا سیارہ ہے۔یہ سب اثرات زمین اوراہل زمین پرمترتب ہوتے ہیں۔

تاثیراتِ آسمانی کے مضمون کی وسعت

حضرت مسیح موعودؑ نے بڑے شرح و بسط سے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’آسمانوں کو سات میں کیوں محدود کیا گیا اس کی کیا وجہ ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ درحقیقت یہ تاثیرات مختلفہ کی طرف اشارہ ہے جو مختلف طبقات سماوی سے مختلف ستارے اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور پھر زمین پر اُن تاثیرات کو ڈالتے ہیں۔چنانچہ اس کی تصریح اس آیت میں موجود ہے (الطلاق:13) یعنی خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو سات پیدا کیا اور ایسا ہی زمینیں بھی سات ہی پیدا کیں اور اُن سات آسمانوں کا اثر جو بامر الٰہی ان میں پیدا ہے سات زمینوں میں ڈالا تا کہ تم لوگ معلوم کر لو کہ خداتعالیٰ ہر ایک چیز کے بنانے پر اور ہر ایک انتظام کے کرنے پر اور رنگارنگ کے پیرائیوں میں اپنے کام دکھلانے پر قدرت تام رکھتا ہے اور تا تمہارے علوم وسیع ہو جائیں اور علوم و فنون میں تم ترقی کرو اور ہئیت اور طبعی اور طبابت اور جغرافیہ وغیرہ علوم تم میں پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ کی عظمتوں کی طرف تم کومتوجہ کریں اور تم سمجھ لو کہ کیسے خدا تعالیٰ کا علم اور اس کی حکمت کاملہ ہر یک شئے پر محیط ہو رہی ہے اور کیسی ترکیب ابلغ اور ترتیب محکم کے ساتھ آسمان اور جو کچھ اس میں ہی ہے اپنا رشتہ زمین سے رکھتا ہے اور کیسے خدا تعالیٰ نے زمین کو قوت قابلہ عطا کر رکھی ہےاور آسمانوں اور ان کے اجرام کو قوت مؤثرہ مرحمت فرمائی ہے اور یاد رہے کہ جس طرح تنزل اور جسمانی اور روحانی دونوں طور پر آسمان سے ہوتا ہے اور ملائک کی توجہات اجرام سماوی کی تاثیرات کے ساتھ مخلوط ہو کر زمین پر گرتی ہیں ایسا ہی زمین اور زمین والوں میں بھی جسمانی اور روحانی دونوں قوتیں قابلیت کی عطا کی گئی ہیں تا تو اہل اور مؤثرات میں بکلی مساوات ہو اور سات زمینوں سے مراد زمین کی آبادی کے سات طبقے ہیں جو نسبتی طور پر بعض بعض کے تحت واقع ہیں اور کچھ بے جا نہ ہوگا کہ اگر ہم دوسرے لفظوں میں ان طبقات سبعہ کو ہفت اقلیم کے نام سے موسوم کردیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن جلد پنجم ص155تا159حاشیہ در حاشیہ)

آنحضرتﷺ کے دو بعث ہیں ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے ...دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے

(تحفہ گولڑویہ،روحانی خزائن جلد 17ص254)

’’جب کبھی خدا تعالیٰ کا کوئی نشان زمین پر ظاہر ہونے والا ہوتا ہے تو اس سے پہلے آسمان پر کچھ آثار ظاہر ہوتے ہیں۔‘‘

(الحکم 27دسمبر1907ء تفسیر مسیح موعودؑ جلد ہشتم ص4ایڈیشن اول)

بقیہ از صفحہ5۔امن کی راہ

حضرت خلیفة المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعائیں

حضورپرنورکےان خطوط کا آغاز اور اختتام دعاؤں پر مشتمل ہے ۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور ملتجی ہیں کہ

’’خدا کرے کہ بڑی طاقتیں صرف ویٹو کا حق استعمال کرنے کی بجائے چھوٹی اقوام کے حقوق بھی حفاظت اور احترام کے ساتھ ادا کرنے والی ہوں‘‘

(روسی فیڈریشن کے صدر کے نام خط ، عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ248)

’’خدا کرے کہ جنگ ، بد امنی اور دشمنیوں میں گھری ہوئی دنیا امن ،محبت ، اخوت اور اتحاد کا گہوارہ بن جائے۔‘‘

(ملکہ برطانیہ کے نام خط،عالمی بحران اور امن کا راستہ232)

’’میں آپ کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا واسطہ دے کر ہمدردئ خلق اور محبت کی وجہ سے استدعا کرتا ہوں کہ خدارا ! امنِ عالم کے قیام کے لئے اپنا بھر پور کردار ادا کریں۔‘‘

(انقلاب ایران کے راہبر کے نام خط ،عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ 241)

اطلاعات اعلانات

سانحہ ارتحال

• **مکرم سعید احمد وفا تحریر کرتے ہیں کہ**
خاکسار کے بڑے بھائی مکرم رشید احمد خاں بھٹی ولد مکرم چوہدری محمدخاں دھیرکے کلاں ضلع گجرات حال کارکن دفتر وصیت مورخہ 29دسمبر2019ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کی نماز جنازہ مورخہ 31دسمبر 2019ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں ادا کی گئی۔ آپ کی تدفین موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ دارالفضل میں ہوئی۔آپ نے ابتداءمیں بطور اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر کراچی میں ملازمت کی پھر 1971ء میں ملازمت چھوڑ دی۔ موصوف نے منڈی بہاؤالدین شاہ تاج شوگر ملز میں ایک لمبا عرصہ ملازمت کی۔وہاں سے ملازمت چھوڑ کر دفتر وصیت میں ایک لمبا عرصہ خدمت کی۔ موصوف مکرمہ سلیمہ قمر سابقہ ایڈیٹرمصباح کے خاوند تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک بیٹا مکرم سلیم احمد سول انجینئر اپنی یادگار چھوڑا ہے۔قارئین سے دعاکی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

• **مکرم محمد اسلم سلہری** محلہ نصیر آباد سلطان مورخہ 28دسمبر2019ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ کی نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز مغرب بیت المبارک میں ادا کی گئی اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ آپ نے اپنے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

• **مکرمہ سدرۃالمنتہٰی ڈنمارک تحریر کرتی ہیں** خاکسار کے دادامکرم محمد شریف 12 جنوری 2020ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

آپ صُلح جو طبیعت والے انسان تھے، نماز باجماعت کے پابند، مقامی مسجد میں 5 وقت اذان دیتے، آپ دعوت الی اللہ کے شیدائی تھے اور دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے، کسی بیمار کی عیادت اور وفات شدگان کے افسوس میں شامل ہوتے، چاہے لمبا سفر اختیار کرنا پڑتا۔

آپ نے طویل عرصہ بطور صدر جماعت چک 22 حمیدآباد، ضلع بہاولپور خدمت کی توفیق پائی۔ پارٹیشن کے بعد لاہور میں حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت کی توفیق پائی اور تین خلفائے احمدیت کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔پسماندگان میں 8 بیٹے ایک بیٹی اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسیاں چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سے اپنی خاص رحمت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی جماعت اور خلافت کا حقیقی فدائی بنائے۔آمین

انیس احمد ندیم۔جاپان

امام جماعت احمدیہ کا پیش فرمودہ انقلاب انگیز امن منصوبہ
عالمی بحران اور امن کی راہ

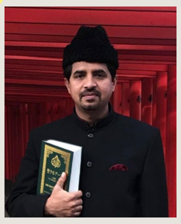

سُپر پاورز،مذہبی اور سیاسی راہنماؤں کو لکھے گئے خطوط اور امن وآشتی کے زریں اصول

آج دنیا ایک عجیب اضطراب اور بے چینی کا شکار ہے۔ کہیں مالیاتی بحران سر اُٹھا رہے ہیں تو کہیں قوم پرستی کی تحریکیں ملکوں کو خانہ جنگی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ کہیں سُپر پاورز کہلانے والے ممالک اپنے زعم میں طاقت کے زور پر اپنے مطالبات منوانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں اور متاثر ہونے والے ممالک ان کو آنکھیں دکھا رہے ہیں۔ بین الاقوامی تعلقات میں باہم اعتماد اور ہم آہنگی کا فقدان نظر آرہا ہے ۔جنگِ عظیم دوم سے پہلے دنیا جن حالات کا شکار تھی آج کے حالات کم و بیش وہی منظر پیش کر رہے ہیں ۔اس صورت حال میں جبکہ دنیا کے حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ توازن اور عدل کے ساتھ لوگوں کی راہنمائی کی جائے اور بے لوث جذبہ کے ساتھ غیر جانبدار رہتے ہوئے اقوام عالم کو نصیحت کی جائے کہ اس دنیا کو امن کا گہوارہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے ۔

امام جماعت احمدیہ مسلمہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بلا خوف و خطر دنیا کو اس خدشہ سے متنبہ کیا ہے کہ اگر سپر پاورز اور اثر ورسوخ رکھنے والے رہنماؤں نے اپنا مثبت کردار ادا نہ کیا تو انسانیت خطرات اور مشکلات میں گھرتی چلی جائے گی ۔ آپ نے ببانگ دہل یہ بات باور کروائی ہے کہ دنیا کے لئے امن کے حصول کا واحد راستہ عجز وانکسار کے ساتھ اپنے خدا کی طرف آنے میں ہے ۔ نیز عدل وانصاف کا قیام دنیا میں امن کے بیج بو سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر کے مذہبی و سیاسی راہنماؤں اور عالمی طاقتوں کو خطوط لکھ کر جو زرِیں اصول پیش فرمائے وہ دنیا کے ہر ملک و قوم کو امن کی راہ دکھا سکتے ہیں ۔ آپ کے خطوط کا مرکزی نقطہ وہ دعائیں اور نیک تمنائیں تھیں جنہیں بار بار دہراتے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور التجاء کی :۔

’’میں دعاگو ہوں کہ ہم سب اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے دُنیا کو امن اور پیار کا گہوارہ بنائیں اور اپنے خالق کو پہچاننے میں اپنا کردار ادا کریں۔‘‘

(ملکہ برطانیہ کے نام خط ،عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ 234)

آپ نے دنیا میں امن وآشتی کے فروغ کے لئے جو بصیرت افروزمنصوبہ پیش فرمایا اس کے زریں اصول درج ذیل ہیں:۔

بانیانِ مذاہب کا احترام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’امن عالم کو تباہ کرنے میں ایک بڑا عنصر یہ ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ وہ دانا، تعلیم یافتہ اور آزاد خیال ہیں۔ لہٰذا انہیں بانیان مذاہب کی تحقیر اور تذلیل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔معاشرتی امن کے قیام کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر شخص دل سے تمام کدورتیں نکال کر برداشت کے معیار کو بڑھائے۔ایک دوسرے کے انبیاء کی تکریم و تعظیم کے احترام میں اُٹھ کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔ دنیا جس بے چینی اور اضطراب کے دور سے گزر رہی ہے وہ اس بات کا متقاضی ہے کہ پیار اور محبت کی فضا قائم کی جائے ۔ ہم اپنے ماحول میں باہمی محبت و اخوت کے پیغام کو فروغ دیں اور یہ کہ ہم پہلے سے بڑھ کر رواداری کے ساتھ بہتر انداز میں رہنا سیکھیں اور انسانی اقدار کو مقدم رکھیں۔‘‘

(پوپ بینیڈکٹ کے نام خط ،عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ 152)

طاقت کے استعمال سے اجتناب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’میری آپ سے درخواست ہے کہ دنیا کو جنگ کے دہانہ پر پہنچانے کی بجائے اپنی انتہائی ممکنہ کوشش کریں کہ انسانیت عالمی تباہی سے محفوظ رہے ۔ باہمی تنازعات کو طاقت کے استعمال سے حل کرنے کی بجائے گفت و شنید اور مذاکرات کا راستہ بنائیں تاکہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو تابناک مستقبل مہیا کرسکیں نہ یہ کہ ہم انہیں معذوریوں کا تحفہ دینے والے ہوں ۔‘‘

(اسرائیلی وزیر اعظم کے نام خط ،عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ 160)

کمزوروں کے حقوق کی حفاظت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’پس عالمی راہنماؤں کو اور خصوصا آپ کو دوسروں پر بزورِ بازو حکومت کرنے اور کمزوروں کو دبانے کا تاثر ختم کرنا چاہئے اور اس کے بالمقابل امن وانصاف کے قیام اور ترویج کی کوششوں میں مصروف ہوجانا چاہئے ۔ ایسا کرنے سے آپ خود بھی امن میں آجائیں گے ،آپ کو استحکام نصیب ہوگا اور دنیا میں بھی امن قائم ہوجائے گا۔‘‘

(اسرائیلی وزیر اعظم کے نام خط ،عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ 161)

افہام و تفہیم اور مذاکرات سے تنازعات کا حل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’درحقیقت کوئی بھی ملک اگر آپ پر جارحانہ حملہ کرے تو آپ کو دفاع کا پورا حق حاصل ہے ۔ تاہم جس حد تک ممکن ہو تصفیہ طلب امور کے لئے افہام و تفہیم اور مذاکرات کی راہ اپنانے میں ہی عافیت ہے۔ میری آپ سے عاجزانہ استدعا ہے کہ اختلافی امور حل کرنے کے لئے طاقت کےاستعمال کی بجائے مذاکرات کا راستہ اختیار کریں۔‘‘

(ایرانی صدر کے نام خط،عالمی بحران اورامن کا راستہ صفحہ 170۔169)

عدل وانصاف سے پہلوتہی دوسری جنگ عظیم کی بنیاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’ آج عالمی حالات پر نظر ڈالنے والا جان سکتا ہے کہ ایک نئ عالمی جنگ کی بنیادرکھی جا چکی ہے۔دنیا کے کئی چھوٹے بڑے ممالک ایٹمی اثاثوں کے مالک ہیں جس کی وجہ سے ان ممالک کی باہمی دشمنیاں، کینے اورعداوتیں اپنے عروج پر ہیں۔اس گھمبیر صورت حال میں تیسری عالمی جنگ کے بادل ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں اور ایسی جنگ میں ضرور ایٹمی ہتھیار بھی استعمال ہوں گے۔ گویا یقیناً ہم خطرناک تباہی کے دہانہ پر کھڑے ہیں۔ اگر جنگ عظیم دوم کے بعد عدل وانصاف سے پہلو تہی نہ کی جاتی تو آج ہم اس دلدل میں نہ پھنستے جہاں ایک بار پھر خطرناک جنگ کے شعلے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔‘‘

(امریکی صدر کے نام خط،عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ 175۔176)

سفارتکاری اور دانش مندی کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’دوسری اقوام کی راہنمائی کرنے کے لئے طاقت کے استعمال کی بجائے سفارت کاری ، سیاسی بصیرت اور دانش مندی کو بروئے کار لائیں ۔بڑی عالمی طاقتوں مثلا امریکہ کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور چھوٹے ممالک کی غلطیوں کو بہانہ بنا کر دنیا کا نظم ونسق برباد نہیں کرنا چاہئے ۔‘‘

(کینیڈا کے وزیر اعظم کے نام خط، عالمی بحران اور امن کا راستہ 184)

امت مسلمہ کو ’’رُحَمَاءُ بَینَھُم‘‘ کی نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’تمام مسلمانوں اور مسلمان حکومتوں کی نظر میں آپ کا ایک خاص مقام ہے جو آپ پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ امت مسلمہ کی درست راہنمائی کریں اور مسلمان ممالک کے مابین امن اور ہم آہنگی کی فضا پیدا کرنے کی بھر پور کوشش کریں ۔ نیز یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کے درمیان باہمی محبت اور ہمدردی کا احساس پیدا کریں اور انہیں ’’رُحَمَاءُ بَینَھُم‘‘ کی روح سے رُوشناس کروائیں۔‘‘

(سعودی عرب کے حکمران کے نام خط، عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ 191)

ویٹو پاورز کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’ آپ ایک عظیم ملک کے سربراہ ہیں ۔ مزید یہ کہ دنیا کی آبادی کا ایک کثیر حصہ آپ کی حکمرانی کے تحت زندگی بسر کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ میں ضرورت پڑنے پر آپ کو ’’ویٹو‘‘ کی طاقت استعمال کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔ اس لئے اس تناظر میں میں آپ سے ملتمس ہوں کہ دُنیا کو درپیش تباہی سے بچانے کے لئے اپنا کلیدی کردار ادا کریں ۔ قوم ، مذہب، رنگ و نسل اور ذات پات کے فرق سے قطع نظر ہمیں انسانیت کی بقا کے لئے بھر پور کوشش کرنی چاہئے۔‘‘

(عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم کے نام خط، عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ201)

عدل وانصاف امن و آشتی کی کلید

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’برطانیہ ایک ایسی عالمی طاقت ہے جو ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر ممالک پر بھی اثر انداز ہوسکتی ہے اور ہوتی ہے۔ پس اگر آپ چاہیں تو عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرکے دنیا کی راہنمائی کر سکتے ہیں ۔ لہذا برطانیہ اور دیگر عالمی طاقتوں کو دنیا میں قیامِ امن کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔‘‘

(برطانوی وزیر اعظم کے نام خط، عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ209)

معاشی انحطاط بین الاقوامی تنازعات کا سبب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’دُنیا کی طاقت ور اقوام میں سے بعض کی یہ خواہش ہے کہ وہ کسی طرح چند مخصوص ممالک کی دولت اور وسائل پر اپنی دسترس قائم رکھیں اور دیگر ممالک کو ان وسائل تک رسائی نہ ہوسکے ۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ممالک اپنے غیر منصفانہ فیصلوں میں عوام کی مدد یا امن عالم کے قیام کا تصور پیش کرتے ہیں ۔ مزید برآں موجودہ سیاسی صورتحال کے پس منظر میں ایک بڑا بھاری عنصر عالمی معاشی انحطاط بھی ہے جو ہمیں ایک اور عالمی جنگ کی طرف دھکیل رہا ہے۔‘‘

(جرمنی کی چانسلر کے نام خط،عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ 216)

اسلام کے بارہ میں غلط فہمی کا شکار نہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’مسلمانوں کی ایک معمولی اقلیت اسلام کی تصویر کو کلیۃ مسخ کرکے پیش کررہی ہے اور اپنے بگڑے ہوئے عقائد پر قائم ہے۔ رحمۃ للعالمین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کے صدقہ میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ اسے حقیقی اسلام نہ سمجھیں اور نہ ہی ایسے بھٹکے ہوئے لوگوں کے ظالمانہ کردار کو بہانہ بنا کر امن پسند مسلم اکثریت کے جذبات کو مجروح کریں۔‘‘

(فرانسیسی صدر کے نام خط،عالمی بحران اور امن کا راستہ صفحہ 224)

باقی صفحہ 4 پر

ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا

جبر واستبداد انسانی جسم کوتوپابند سلاسل کرسکتی ہے لیکن عقیدے کوہر گزنہیں

مذہبی وابستگی کو جبراً ختم یاپیدانہیں کیاجاسکتا

سابق کمیونسٹ سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد سے روس میں مذہبی وابستگی کے کھلم کھلا اظہار کی آزادی ملنے کے بعدیہ اعدادوشمار دیکھنے میں آئے ہیں کہ خود کو روسی آرتھوڈاکس مسیحی کہلانے والوں کی تعداد 31 فیصد سے بڑھ کر 72 فیصد ہو گئی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں پرانے چرچ مرمت اور سینکڑوں کی تعداد میں نئے چرچ تعمیر ہو چکے ہیں۔ ایک جائزہ کے مطابق تادم تحریر رشین آرتھو ڈاکس چرچ میں 361 بشپ اورلگ بھگ 40 ہزار پادری تعینات ہیں۔جبکہ چرچوں کی کل تعداد 34 ہزار سے بھی تجاوز کرچکی ہے۔

واضح رہے کہ آج سے 102 برس قبل 1917ء کے بالشویک انقلاب کے بعد ایک طرف تو رشین کمیونسٹ پارٹی کے ممبران کے لئے ہر قسم کی مذہبی وابستگی ممنوع کردی گئی تھی دوسری طرف رشین آرتھو ڈاکس چرچ کو بھی عتاب کا نشانہ بنایا گیا۔انقلاب کے پہلے 5 برسوں میں انقلابیوں نے مبینہ طور پر 28 بشپ اور1200 پادریوں کو سزائے موت سنائی۔چرچوں کی تعداد جوکہ پہلی جنگ عظیم سے قبل 54ہزار سے زائد تھی کم ہو کر 1940ء میں 500 تک رہ گئی۔ بے شمار چرچوں کی عمارات عوامی (کیمونل) ہوسٹلوں میں بدل دی گئیں اور کتنے ہی چرچ مسمار کر کے ان کی وسیع و عریض زمین اور املاک غیرمذہبی قومی مقاصد کے لئے استعمال ہونے لگ گئی۔

یہ سب جبر و استبدادسیکولرازم کے نام پر روارکھا گیا حالانکہ سیکولرزم اپنی اصل میں کچھ اور ہی معنی رکھتا تھا۔

سیکولر کی اصطلاح لاطینی زبان کے لفظ سیکولم یا سیکولیریا سے مشتق ہے۔کہا جاتا ہے کہ قدیم روم میں ایسا استادیا مبلغ جو خود کو کسی معروف مذہب یا فرقہ سے منسلک نہیں بتاتا تھایا ان سے الگ تھلگ رہ کر درس وتدریس کا سلسلہ جاری کرتاتھا اسے سیکولر کہا جاتا تھا۔ آسٹریلیا کے ایک ماہر دینیات مائیکل برڈ نے اپنے ایک مضمون میں دعویٰ کیا ہے کہ سولہویں صدی میں سیکولر کی اصطلاح دنیا بھر میں چرچ نے رائج کروائی جب پروٹیسٹنٹ تحریک کے نتیجے میں بہت سے نئے مسیحی فرقے وجود میں آئے۔ ان کے وجود کوپاپائے روم نے سیکولرازم کے نام پر تسلیم کرلیا جس سے مراد یہ تھی کہ عوام آزاد ہیں ،ان کی مذہبی وابستگیوں پر کسی ایک مخصوص چرچ کی اجارہ داری نہ ہوگی۔نئے فرقوں سے متعلق ’’ان کے مسلک کونہ چھیڑو اور اپنا نہ چھوڑو ‘‘ کی پالیسی اختیار کی گئی اوراسے سیکولرازم کا نام دیا گیا۔

لیکن سیکولرازم کی کوئی ایک مسلمہ تعریف موجود نہ ہونے کی بناء پر اس کی تشریحات میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا چلا گیا۔یونیورسٹی آف نوٹرے ڈیم آسٹریلیا کے ایک سکالرسسکیاایبیجر Saskia Ebejer اپنے تحقیقی مقالہ میں لکھتے ہیں کہ مختلف ادوارمیں دنیا کے مختلف حصوں میں سیکولر اور سیکولرازم کی نت نئی تشریحات ایجاد ہوئیں۔ جن میں سے بعض باقاعدہ ایک فلسفہ کے طورپر بھی مقبول عام ہوئیں۔جن میں سے ایک یہ ہے کہ سیکولرازم کاتعلق مذہب یا روحانیت سے ہے ہی نہیں۔اس کا تعلق مادہ اورمادیت سے ہے۔ آپ نے لکھا کہ سیکولرازم کے ساتھ سیکولرائزیشن کی اصطلاح بھی ایجاد کی گئی یعنی کسی معاشرے یا ریاست کوسیکولربنانے کا عمل۔

کچھ لوگ یہ تاثربھی رکھتے ہیں کہ سیکولرازم کا مطلب دہریت یا مذہب دشمنی ہوتاہے حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔

سیکولرازم کی طرح دنیا میں سیکولرائزیشن کے عمل کے بھی کئی نمونے دیکھنے کو ملے۔ مثلاً انقلابِ فرانس نے سیکولرائزیشن اس حد تک کی کہ چرچ کو کاروبارریاست بشمول سرکاری خزانہ ،بیت المال اور دیگر امورمملکت سے الگ کردیا۔ جبکہ کمیونسٹ اور مارکسی فلسفہ کے مطابق مذہبی پیشوائیت اور مذہبی سرگرمیوں کو محض امورمملکت سے ہی نہیں بلکہ پبلک لائف یعنی عام معاشرتی زندگی سے بھی جبراً الگ کردینا سیکولرائزیشن کا اہم ترین تقاضا بلکہ جزولاینفک ہے۔اس فلسفہ نے مذہب کو پبلک نہیں بلکہ پرائیویٹ لائف تک محدود کردیا۔ اتنا پرائیویٹ کر دیا کہ کوئی فرد اپنے گھروالوں کے ساتھ بھی مذہبی تعملّ اور اجتماعیت سے بازرہے۔اس فلسفہ کے تحت مذہب کو انسانی ذہن کے لئے افیون اور انفرادی،قومی اور ملی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قراردیا گیا۔

مارکسی فلسفہ میں اس قسم کی شدت پسندی یا انتہا پسندی کے جراثیم موجود تھے۔ اسی لئے روس کا مذکورہ بالشویک انقلاب ایک خونی انقلاب کہلایا۔شدت پسند فلسفہ نے تشدد کی راہ ہی ہموارکرنا تھی جس کے نتیجے میں وہ قتل وغارت اور جبرواستبداددیکھنے کو ملا جس کا ذکر اس تحریر کے آغازمیں کیا گیا۔ جب اس طرح سے مذہب اور مذہبی سرگرمیوں کو پبلک لائف سے جبراً منقطع کرکے پرائیویٹ لائف تک محدود کردیا جائے تو پھر یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ دیکھولوگ اصل میں مذہب سے متنفرہوچکے تھے،اب انقلاب کے ذریعہ انہیں آزادی نصیب ہوئی ہے تو نہ کوئی ایسٹر یا عیدمنارہا ہے اور نہ کوئی چرچ یا مسجد کا رخ کرتا دکھائی دیتا ہے۔ انہوں نے ہر قسم کے خیالی خدا یا خداؤں سے بھی چھٹکاراحاصل ہونے پر سکھ کا سانس لیا ہے وغیرہ۔

لیکن میں اپنے کامریڈ دوستوں سے معذرت کرتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اگر ایسا ہوتاتو 70سال کے دوران جبکہ ایک نسل گزرکر دوسری بلکہ تیسری نسل بھی جوان ہوچکی ہے۔ سابق سوویت یونین کے خاتمہ پر اس طرح سے بغیر شرمائے اور بلاخوف خود کومذہب سے وابستہ قراردینے والوں کی تعداد میں اضافہ ہرگز نظر نہ آتا۔مذہبی سرگرمیوں اور چرچوں کی تعداد میں اتنا اضافہ بھی دیکھنے کو نہ ملتا۔

حقیقت یہ ہے کہ امرِ ربّی کے تحت انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو روح پھونکی ہوئی ہے اس کی وجہ سے انسان کے اندراپنے خالق اور مالک سےملاپ کی ایک ازلی وابدی خواہش اور فطرتی تڑپ رکھتا ہے۔مذہب اس خواہش کی تکمیل کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور احسان اس کے مقررکردہ فرستادہ افراد یعنی انبیاء کے توسط سے بذریعہ وحی والہام بنی نوع انسان کوملتا ہے۔اس فطری خواہش اور اس کی تکمیل کے روحانی عمل کو دنیا کا کوئی جبریا استبدادروک نہیں سکتا۔ جو افراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کردہ کسی سچے مذہب تک رسائی سے محروم رہتے ہیں یا محروم کردیئے جاتے ہیں وہ بھی کسی نہ کسی شکل میں دستیاب کسی نہ کسی مذہب (خواہ وہ کتنا ہی بگڑیا بدل چکا ہو)یا کم از کم ایک خدا یا سب سے بالا وبرتر کسی ہستی سے خود کو جوڑنے میں لگے ہی رہتے ہیں۔یہ دراصل ایک فطری اور روحانی عمل ہے جسے دہریہ فلاسفر انسان کا تخیل یا واہمہ قرار دیتے ہیں۔

مذہب انسان کو ایک تشخص عطا کرتا ہے اور اسے اس کامقصدحیات بتاتاہے۔ اس کے سراپا سوال بنے ذہن کو مطمئن کرکے اس کی تشنگی دورکرنے کاسامان کرتا ہے۔ روسی کمیونسٹ انقلاب کی ناکامی کی ایک بڑی وجہ مختلف النوع انفرادی اور اجتماعی آزادیوں پر پابندی کے علاوہ بندہِ مزدور سے کئے گئے جھوٹے یا کھوکھلے وعدے بھی تھے۔جماعتِ احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزابشیرالدین محمود احمدؓ نے اس خونی انقلاب کے آغاز میں ہی اس کا بھرپورتجزیہ کرتے ہوئے پیشگوئی کردی تھی کہ یہ انقلاب اپنی اصل میں بعض تباہ کن خرابیوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے 70برس سے زیادہ عرصہ نہیں چل سکے گا چنانچہ بعینہٖ ایسا ہی ہوا۔اس کی نام نہاد تعمیر میں واقعی طور پر ہر صورت خرابی ہی خرابی مضمر تھی ۔انجام یہ ہوا کہ مزدور کسان دہقان کو اس کے حصہ کے خوشہ گندم سے جو روزی پہلے مل رہی تھی وہ بھی چھین لی گئی۔عوام کا پیسہ سٹیٹ کیپیٹل ازم یعنی ریاستی سرمایہ داری کی بھینٹ چڑھ گیا۔ جس کو عوام کا معیارِ زندگی بہتر بنانے کی بجائے ایٹمی ہتھیاروں کے انبارلگانے میں ضائع کردیا گیالیکن یہ ایک الگ بحث ہے۔

جس طرح سابق سوویت یونین میں 70سالہ جبرواستبداد مذہبی وابستگیاں ختم کروانے میں ناکام رہا یہ اپنی نوعیت کی کوئی واحد یا انوکھی مثال نہیں۔تاریخ میں پہلے بھی ایسا ہوا بلکہ بارہا ہوا۔جبرو استبدادانسانی جسم کو تو پابند سلاسل کر سکتی ہے لیکن انسانی سوچ، فکر، ضمیر اور عقیدے کو ہر گز نہیں۔ خواہ اس جبر کا تعلق سیکولرائزیشن سے ہو یاتھیوکرائزیشن سے۔کیونکہ جس طرح سیکولر آئیڈیالوجی کو بالجبر نافذ نہیں کیا جاسکتا اسی طرح مذہب یاکسی مخصوص نظریہ یا عقیدہ کو بھی بالجبر نافذ نہیں کیا سکتا۔اس زیربحث موضوع کا ایک دوسرا اور دلچسپ پہلو یہی ہے۔

کیونکہ بات انسانی سوچ ،فکر،نظریہ اور عقیدہ کی ہو رہی ہے۔ حکم خداوندی لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کا حسن اور اس میں پوشیدہ حکمت فطرت انسانی کے اسی پہلو کا احاطہ کرتی ہے۔ بدقسمتی سے دنیا نے موجودہ دورمیں جابرانہ اور متشدد سیکولرائزیشن کی طرح مختلف برانڈ کی جابرانہ اسلا مائزیشن کی تحاریک بھی دیکھ لی ہیں، جن کا اسلام کی اصل تعلیم کے برعکس قہرواستبداد،تشدد اور انتہا پسندی بلکہ فتنہ و فساد پسندی سے تعلق تھا یا ہے۔ان میں سابق آمر جنرل ضیاء الحق برانڈ کی اسلامائزیشن بھی شامل ہے اور نام نہاد بغدادی خلیفہ کی داعش برانڈ اسلامائزیشن بھی۔ تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ ان سب کا انجام بھی بالآخر وہی ہوگا جو جبرواستبداد پر مبنی ہر نظام کاہوتا آیا ہے بقول ثاقب

پستے ہیں بالآخر وہ اک دن اپنے ہی ستم کی چکی میں
انجام یہی ہوتا آیا ہے فرعونوں کا ہامانوں کا

بقیہ از صفحہ 7

تعمیر کی گئیں چنانچہ چودھویں صدی میں تعمیر کا کام مکمل ہوگیا۔ مگر یہ ہر سال ایک چوتھائی انچ جھکتا رہا اور اب یہ پانچ ڈگری یا 17فٹ جھکا ہوُا ہے۔ 1934ء میں اطالوی حکومت نے اس کی بنیادوں میں کنکریٹ ڈالا تا جھکاؤ رک جائے۔ مگر یہ جھکاؤ اور بھی زیادہ ہوتا رہا۔ کہاجاتا ہے کہ اطالوی ہیئت دان گیلی لیو گیلی لائی نے گرنے والے اجسام کی رفتار معلوم کرنے کیلئے اس مینار پر سے تجربات کئے تھے۔

وقت گزرنے کے ساتھ اس جھکاؤ زیادہ ہورہا تھا اس لئے 1990ء میں اس کو بند کر دیا گیا۔ چند سال قبل اس کے جھکاؤ کو روکنے کے لئے مرمت کا کام جو شروع ہوُا تھا وہ2018ء میں مکمل ہوُا تھا۔ اور اب یہ 1.5/انچ سیدھا ہوگیا ہے اور اس

زکریا ورک

چند معروف ایجادات جن کا جنم حادثاتی طور پر ہوا

بعض دفعہ سائنسدان کسی سائنسی موضوع پر تحقیقی کام شروع کرتے ہیں مگر اس دوران نئی دریافت ان کے سامنے آجاتی ہے۔ یا بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سائنسدان تجربے کے دوران خاص نتیجے کی امید رکھتا ہے مگر نتیجہ کچھ اورنکلتاہے ۔ انگلش میں اس چیز کو serendipity کہا جاتا ہے۔ اس کی چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ آپ موسم سرما آتے ہی کوٹ پہنتے ہیں تو اس میں سے بیس ڈالر کا نوٹ نکل آتا ہے۔ اس مضمون میں ہم چند ایسی ایجادات کا ذکر کریں گے جہاں اس چیز کا اطلاق ہوتاہے۔

کوکا کولا

یہ بات 8 مئی 1886ء کی ہے ۔ امریکہ کی سول وار کو ختم ہوئے 21 سال گزر چکے تھے۔ امریکہ کی ریاست جارجیا کے دارالحکومت اٹلا نٹا میں ایک فارما سسٹ جان پیم برٹن Pemberton اپنے گھر کے عقب میں چند تجربات میں مصروف تھا۔ اس نے ایک بڑی کیتلی میں ایک مکسچر ڈالا ہوا تھا جس کو وہ کشتی کے چپو سے گھمارہا تھا۔ جب وہ تجربہ ختم کرچکا تو وہ اس وقت سردرد ختم کرنے، تھکاوٹ رفع کرنے اور اعصاب کو آرام دینے کی دوا تیار کر چکا تھا۔ پیم برٹن اس نئی تیار کردہ دوائی کو جب مقامی فارمیسی میں فروخت کرنے کیلئے گیا تو اس نے جانے سے قبل اپنے نائب کو ہدایت کی کہ وہ اس شربت کو پانی میں ملا کر ٹھنڈا کرلے۔ اس کے واپس آنے کے بعد دونوں نے اس کو پیا تو واقعی یہ مزیدا ر تھا مگر اس کے نائب نے جب دوسرا گلاس پینے کیلئے تیار کیا تو غلطی سے اس نے شربت میں کاربونیٹڈ واٹر ڈال دیا۔ اب دونوں نے ارادہ کیا کہ وہ اس مشروب کو سافٹ ڈرنک کے طور پر فروخت کریں گے۔ اس کا نام انہوں نے کوکاکولا رکھا کیونکہ اس میں کوکا کے پتے اور کولا کا خشک میوہ ڈالا گیا تھا۔ 1886ء میں انہوں نے ایک دن میں 9 بوتلیں فروخت کیں اور سالانہ آمد پچاس ڈالر تھی۔ اس سال پیم برٹن نے 75 گیلن شربت فروخت کیا ، اس کو 150 ڈالر آمد ہوئی جبکہ خرچ 73 ڈالر تھا۔ اس وقت کے دنیا کے 200 سے زیادہ ممالک میں لوگ ہر روز 1.5 بلین بوتلیں پیتے ہیں۔ کوکا کولا کے 14 اجزاء کا ہرایک کو علم ہے مگر پندرھویں کا نام 7X ہے۔ یہ دنیا کا خفیہ ترین نسخہ ہے جس کا علم کمپنی کے صرف چند افراد کو ہے۔ اور جن کو علم ہے ان کو اکٹھے سفر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

پوٹیٹو چپس

امریکہ میں ہر سال لوگ 6 بلین ڈالر پوٹیٹو چپس خریدنے پر خرچ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ 1853ء میں سارا ٹوگا سپرنگ (نیویارک سٹیٹ) میں سب سے پہلے بنائے گئے تھے۔امریکہ کے مالدار لوگ یہاں چھٹیاں گزارنے آیا کرتے تھے۔ ایک ریستوران میں سرخ فام امریکن جارج کرم کچن میں کام کرتا تھا۔ ایک روز ایک گاہک تیل میں تلے آلوؤں کی پلیٹ بار بار واپس بھیجتا رہا کہ ان کو اور بھی پتلا کرو۔ جارج کو غصہ آگیا اس نے آلو اس قدر پتلا کاٹ کر تیل میں ان کو تلا کہ وہ بہت ہی کرسپ ہوگئے۔ ان کے اوپر اس نے نمک چھڑکا اور گاہک کو بھجوا دئے۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ہر ایک نے ان کو پسند کیا۔ اس قسم کے چپس کا نام سارا ٹوگا چپس رکھا گیا تھا۔

چائے کی دریافت

چائے کی دریافت چین میں 2737 قبل مسیح میں چین کے بادشاہ نے کی تھی۔ ایک روز بادشاہ محل کے باہر کیتلی کے اندر پانی گرم کر رہا تھا کہ اس میں قریبی جھاڑی سے پتے گر گئے۔ قبل اس کے کہ وہ ان پتوں کو نکالتا، پانی ابلنا شروع ہو گیا۔ بادشاہ کو اس کی بھینی بھینی خوشبو اچھی لگی، اس کو پیا تو واقعی یہ مزیدار تھا۔ چائے اس وقت سادہ پانی کے بعد دنیا کا مرغوب ترین مشروب ہے۔ یورپ میں چائے 1610ء میں پہنچی تھی۔ کسی زمانے میں ایشیا کے متعدد ممالک میں چائے کے بلاک پیسے کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ ہر سال 900 بلین چائے کے کپ پئے جاتے ہیں۔ ٹی بیگ ایک امریکی بزنس مین ٹامس سولی وان Sullivan نے 1904ء میں دریافت کئے تھے۔ اس سے پہلے وہ چائے کے نمونے ٹین کے ڈبوں میں دکانوں کو بھیجا کرتا تھا۔ ایک روز اس نے چائے کے یہ نمونے ریشم کے چھوٹے تھیلوں میں بھیجے جو لوگوں نے پسند کئے۔ یوں ٹی بیگ کا آغاز ہوگیا۔

اسپرین

ہزاروں سال سے ڈاکٹر لوگوں کو یہ مشورہ دیتے آئے تھے کہ سردرد ختم کرنے کیلئے وہ ولو ٹری willow tree کی کھال کو منہ میں رکھ کر چبائیں۔ مشہور یونانی طبیب بقراط نے سردرد کیلئے اس درخت کے پتوں سے بنی چائے لوگوں کو دی تھی۔ انیسویں صدی میں سائنسدانوں نے پتہ لگایا کہ ولو ٹری کے اندر salicyclic acid ہوتاجس سے سردرد اور بخار دور ہوجاتا تھا۔ 1853ء میں ایک فرنچ کیمسٹ چارلس گیر ہارٹ Gerhardt نے اس تیزاب کے ساتھ ایک اور تیزاب ملا کر نیا مکسچر تیار کیا مگر اس کو تیار کرنے میں دیر لگتی تھی۔ 1854ء میں جرمن کیمسٹ ہاف مین نے اپنے والد کے جوڑوں کے درد کو دور کرنے کیلئے نئی دواتیار کررہا تھا کہ اس نے acetyl-solicylic acid یا اسپرین دریافت کرلی تھی۔ اسپرین دنیا میں اس وقت 100 ملین پاؤنڈ تیار کی جاتی ہے۔ امریکہ میں لوگ ہر سال 30 بلین اسپرین کی گولیاں کھاتے ہیں کیونکہ یہ دل کے حملہ اور فالج کے دفاع کیلئے عمدہ دوائی ہے، بلکہ ذیابیطس کے مریضوں کیلئے بھی مفید ہے۔

پینسلین

الیگزنڈر فلیمنگ Fleming نے ستمبر 1928ء میں پین سی لین اتفاقاً ایجاد کی تھی۔ فلیمنگ پیشہ کے اعتبار سے بیکٹیریالوجسٹ تھا یعنی وہ شخص جو جراثیم کا مطالعہ کرتا ہے۔ وہ اپنے تجربات اکثر لندن کے سینٹ میری ہاسپٹل میں کیاکرتا تھا۔ ایک روز اس نے تجرباتی پلیٹ جس میں staphylococci بیکٹیریا تھا، اس کو کھڑکی کے پاس رکھ دیا۔ اس کے چند گھنٹوں کے بعد جب وہ واپس لوٹا تو اس نے دیکھا کہ کچھ کھڑکی پر لگی پھپھوندی کہیں سے اڑ کرآگئی تھی اور اس نے بیکٹیریا کو خراب کردیا تھا۔ کوئی اور ہوتا تو اپنی پلیٹ کو باہر پھینک کر تجربہ دوبارہ شروع کر دیتا مگر اس نے پلیٹ کو غور سے دیکھااورجب اس کو اپنی مائیکرو اسکوپ کے نیچے رکھا تو دیکھا کہ staphylococci کے اوپر لگ رہی تھی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ پھپھوندی کے ارد گرد تمام حلقہ صاف تھا۔ ہوا یہ کہ پھپھوندی اس زہریلے سٹیفا لو کاکی کو ہڑپ کر رہی تھی یوں اتفاقاً فلیمنگ نے پین سی لین ایجاد کر لی ۔ 1945ء میں فلیمنگ، فلوری، اور چین کو پین سی لین ایجاد کر نے پر نوبیل انعام دیا گیا تھا ۔ امریکہ میں ڈاکٹر ہر سال 100 ملین سے زیادہ نسخے لکھ کر دیتے ہیں۔

آئیوری سوپ

امریکہ اور کینیڈا میں نہانے کیلئے صابن کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس کا فارمولا 125 سال قبل دو بھائیوں جیمز اینڈ ڈیوڈ گیمبل Campbell نے تیار کیا تھا۔ شروع میں انہوں نے اس کا نام وائٹ سوپ رکھا تھا مگر اس وقت یہ پانی میں تیرتا نہیں تھا۔ مگر اس کی ایجاد ایک حادثہ سے ہوئی۔ ایک روز فیکٹری میں ایک ورکر بڑی مشین پر کام کر رہا تھا مگر لنچ کے وقت وہ مشین بند کرنا بھول گیا۔ مشین لگاتار چلتی رہی جب وہ لنچ کے بعد واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ صابن کے مکسچر کے اندر ہوا شامل ہوگئی تھی۔ بجائے مکسچر کو پھینکے کے اس نے اس کو سانچے کے اندر ڈال دیا۔ جب صابن سخت ہوگیا تو اس کو کاٹا گیا اور تین یا چار صابنوں کے بیچ بنا کر دکانوں پر فروخت کیلئے بھجوا دیا گیا۔ جلد ہی پراکٹر اینڈ گیمبل کو آرڈر ملنا شروع ہو گئے کیونکہ یہ صابن تیرتا تھا۔ ورکر کی معمولی سی غلطی سے صابن فروخت کی وجہ بن گیا تھا۔ 1879ء میں اس کا نام آئیوری سوپ رکھ دیا گیا۔

اینٹ

نیو یارک کی بلندعمارت ایمپا ئر سٹیٹ بلڈنگ کی تعمیر میں 10 ملین اینٹیں استعمال ہوئی تھیں۔ چین کی دیوار اعظم میں 4 بلین اینٹیں لگی ہوئی ہیں۔ انسان نے اینٹوں کا استعمال دس ہزار سال قبل شروع کیا تھا۔ پہلی اینٹ کسی مصری نے اتفاقاً دریائے نیل کے کنارے جمع شدہ گارے اور تہ نشیں ریت سے بنائی تھی۔ جب دھوپ میں پڑا کیچڑ سخت ہوگیا تو کسی نے اس کے سلیب بنائے۔ کسی دوسرے مصری کو خیال آیا کیوں نہ اس بلاک کو کاٹ کر مکان بنانے میں استعمال کیا جائے۔ اینٹ جس طرح ہزاروں سال قبل بنائی جاتی تھی اسی طرح آج بھی بنائی جاتی ہے۔ امریکہ میں ریاست ارکانسا کا شہر میل ورن اینٹوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں ہر سال ایک میلہ لگتا ہے جس کا اینٹوں کا میلا Brickfest ہے۔ ریاست ٹینی سی کے شہر جانسن سٹی میں اینٹوں کا ایک میوزیم ہے۔ دنیا کی سب سے پرانی اینٹ اسرائیل کے شہر جیریکو میں ملی ہے جو نو ہزار سال پرانی ہے۔ ہندوستان کے شہر کالی بنگا میں فائر برک ملی جو پانچ ہزار سال پرانی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسرائیل میں بادشاہ سلیمان کے قلعہ کی اینٹ 64 پاؤنڈ وزنی ہے۔

پوسٹ اٹ نوٹ

آپ نے آفس میں پیلے رنگ کا Post it Note تو ضرور استعمال کیا ہوگا۔ کاغذ کے پیچھے معمولی سی گوند لگی ہوتی ہے مگر کاغذ دوسرے کاغذ سے آسانی سے الگ ہوجا تا ہے۔ اس قسم کے کاغذ کی ایجاد 1970ء میں امریکہ کی مشہور زمانہ کمپنی تھری ایم 3M کی ریسرچ لیبارٹری میں ہوئی تھی۔ ہوا یہ کہ اس کمپنی کا ایک سائنسدان سپینسر سلور Silver لیبارٹری میں کوئی مضبوط قسم کی گوند adhesive بنانے میں مصروف تھا۔ اس نے ایک گوند تیار کی لیکن یہ پہلی والی سے بھی زیادہ کمزور تھی جو کہ تھری ایم میں پہلے ہی تیار کی جارہی تھی۔ یہ گوند جس چیز کو لگائی جاتی وہ دوسری چیزوں سے چپک جاتی مگر آسانی سے الگ بھی ہوجاتی تھی یعنی یہ گوند سپر سٹرانگ ہونے کے بجائے سپر ویک تھی۔ ایک اور سائنسدان آرتھر فرائی ایک روز چرچ میں ترنم سے نغمے گا رہا تھا مگر کتاب کے جس صفحہ پر اس نے کوئی نشانی رکھی ہوئی تھی وہ گر جاتی تھی۔ چنانچہ اس نے مسٹر سلور والی گوند کو کاغذ کے پیچھے لگا کر کتاب میں نشانی کیلئے لگا دیا اور یہ نشانی اپنی جگہ پر تمام وقت لگی رہی۔ تھری ایم نے اسے پوسٹ اٹ نوٹ کا نام دیا اور یہ امریکہ میں 1980ء میں بازار میں بکنا شروع ہوگئے۔ اس وقت یہ سٹیشنری سٹوروں پر سب سے زیادہ بکنے والی چیز ہے۔

ٹاور آف پیسا

دنیا کے سات عجائبات میں سے ایک اٹلی کے شہر پیسا کے Piazza dei Miracoli میں واقع مینار دنیا بھر میں مشہور اور سیاحوں کی آماجگاہ ہے کیونکہ یہ 17 فٹ (5 ڈگری) جھکا ہوا ہے۔ اس کے اندر 296 سیڑھیاں ہیں۔ یہ سفید سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے، 184 فٹ اور 5 انچ اونچا ہے۔ اس شہرہ آفاق مینار کی تعمیر 1174ء میں اطالوی آرکیٹیکٹ پیسانو Pisano نے شروع کی ۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایک روز یہ مینار سیاحت کاعالمی مرکز بن جا ئیگا۔ اور نہ ہی اس کو یہ معلوم تھا کہ اس کی ایک غلطی اس میں پوشیدہ رہے گی۔ مینار کی بلندی 185 فٹ طے پائی تھی ۔ تعمیر کا کام جب شروع ہوا اور تین منزلیں جب مکمل ہو گئیں تو اس نے ایک طرف جھکنا شروع کردیا ۔ مینار کے نیچے ایک طرف کو مٹی قدرے نرم تھی اور دس فٹ کی بنیاد اس قدر پکی نہ تھی کہ اس کے وزن کو سپورٹ کر سکتی ، چنانچہ اس نے اس جھکاؤ کو روکنے کیلئے جس طرف مینار چھوٹا تھا اس طرف نئی منزلیں بنانی شروع کر دیں۔ مگر اس عمل سے یہ اور بھی زیادہ جھکنے لگا تھا۔ چنانچہ تعمیر کا کام اگلے سو سال تک رکا رہا۔

اس پر 1275ء میں تعمیر کاکام دوبارہ شروع ہوا۔ کشش ثقل کے مرکز کو بدلنے کیلئے دو منزلیں دوسری دو منزلوں سے ہٹ کر

باقی صفحہ 6 پر

DAILY ALFAZL LONDON (Online Edition)
ANDROID APP ON Google Play
web: www.alfazlonline.org Twitter: @alfazlonline
Email: info@alfazlonline.org WhatsApp No. 00447493785065 00447951614020
اپنے مضامین،آرٹیکلز، نظمیں اور آراء ان میں سے ایک پر بھجوائیں

طلوع و غروب آفتاب

18 جنوری 2020	طلوع	غروب
مکہ مکرمہ	05:43	18:01
مدینہ منورہ	05:48	17:56
لندن	05:59	16:28
قادیان	06:03	17:49
ربوہ	05:42	17:29

اصغر علی بھٹی۔نائیجر

جماعت احمدیہ نائیجر کا 15واں جلسہ سالانہ

جماعتِ احمدیہ نائیجر کو مورخہ 27،28،29 دسمبر 2019ء بروز جمعہ ،ہفتہ اور اتوار اپنا 15واں جلسہ سالانہ کامیابی سے منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ الحمد للہ

امسال جلسہ سالانہ میں 264جماعتوں سے شامل ہونے والے احباب کی تعداد 3ہزار 116 رہی جو کہ گزشتہ سال کے شاملین کی نسبت557 زیادہ تھی۔ یہ سارے احباب 5 کلومیٹرسے لے کر 698 کلومیٹرسے زائد تک فاصلے کا سفر کرکے جلسے میں شامل ہوئے۔ ان میں سے بعض نے 30 کلو میٹر سے زائد کا سفر پیدل طے کیا برنی کونی ڈیپارٹمنٹ کی 90میں سے 65جماعتوں اور15 زیر رابطہ دیہاتوں سے2643 افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔

اس وقت نائیجر کے ملکی حالات بہت مخدوش ہیں ، بعض جگہوں پر فوج تک پر حملے ہورہے ہیں۔جس کی وجہ سے لوگ سہمے ہوئے ہیں۔ کئی شہروں میں موٹر سائیکلوں پر دن کو بھی سفر کرنے سے منع کردیا گیا ہے۔ ان حالات اور تکالیف کے با وجود بھی اطفال، خدام ،انصار، لجنہ، اور ناصرات جلسہ سالانہ کی برکات حاصل کرنے کے لئے گز شتہ سال کی نسبت زیادہ شریک ہوئے۔

جلسہ گاہ میں سردی کی شدت کے پیش نظر نومبر 2019ء سے ہی جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے خدام کی ٹیموں کے ساتھ وقارِ عمل کا آغاز کر دیا گیا تھا ۔تاہم جلسہ سے ایک ہفتہ قبل نیامے سے نگران وقارِعمل مکرم عثمان عبدو ،افسر جلسہ گاہ مکرم محمدعبد اللہ ثاقب از مارادی ریجن ،اور دوسو ریجن سے مکرم اعزاز احمد مربی سلسلہ جلسہ گاہ کی تکمیل و تزئین کے لئے تشریف لے آئے۔

سردی سے بچاؤ کی خاطر امسال جلسہ گاہ کو اوپر اور چاروں اطراف سے سرکنڈے اور ٹاٹ لگا کر بند کیا گیا تھا ۔ اسی طرح رہائش کے لئےدونوں جلسہ گاہوں میں الگ سے بیرکس بنائی گئیں تھیں اور وی آئی پی کے لئے دو حصوں پر مشتمل ایک علیحدہ پنڈال بنایا گیا ۔ نمائش اور میڈیکل کے لئے بھی الگ سے بیرکس بنائی گئیں۔ کھانے کا ہال بھی جلسہ گاہ سے ملحقہ جگہ میں الگ سے بنایا گیا جس کو حفاظتی نقطہ نظر سے چاروں طرف سے بندکیا گیا۔

ایک طرف خدام کی ٹیمیں وقارِ عمل میں مصروف تھیں تو دوسری طرف مرکزی مہمان مکرم حافظ محمد شرف الدین علی کےساتھ مکرم مسرور احمد چانڈیو معلمین کی ایک ٹیم کے ساتھ کونی ریجن میں ہر طرف جلسہ سالانہ کاایک خوبصورت ماحول نظر آرہا تھا۔ کونی مشن میں مرکزی مہمان مکرم حافظ محمد شرف الدین علی صاحب سے ملاقات کرنے والے احمدی احباب کا بھی سلسلہ جاری رہا۔

مورخہ 26دسمبر 2019ء بروز جمعرات کی شام 5:30 مرکزی مہمان مکرم حافظ محمد شرف الدین علی نے جلسہ گاہ کی انسپکشن کی اور ہدایات دینے کے بعد دعا کروائی۔ اس کے بعد نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں اور پھر عشائیہ دیا گیا۔

مورخہ 27 دسمبر بروز جمعہ جلسہ کے پہلے دن کا آغاز نمازِ تہجد سے ہوا جو مکرم لامین عبدالرحمٰن لوکل مشنری نے پڑھائی اور نمازِ فجر کے بعد مکرم موصوف نے ہی درس دیا۔نمازِ جمعہ مکرم شاکر مسلم امیر جماعت احمدیہ نےپڑھائی اس کے بعدجلسہ گاہ میں موجود تمام احباب نے اپنے پیارے اور محبوب امام حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا۔نمازِ عصر اداکرنے کے بعدلوائے احمدیہ لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی ۔لوائے احمدیت مرکزی مہمان مکرم حافظ محمد شرف الدین علی نے جبکہ نائیجر کا پرچم برنی کونی ڈیپارٹمنٹ کے پریفیکٹ مکرم ابراہیم ابلے لے نے سنٹرل میئر آف برنی کونی، میئر آف سرنا وا، سابق میئر آف بازاگا، پولیس کمشنر ، چیف آف کانتوں برنی کونی اور احبابِ جماعت کی موجودگی میں لہرایا۔

شام 4:45 پر جلسے کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا ۔ابتدائی اجلاس کی صدارت جبریل چیموگو صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ نائیجرنے کی ۔اس اجلاس میں تلاوت، نظم کے بعد آنحضرت ﷺ کی عائلی زندگی پرمکرم مسرور چانڈیو نے تقریر کی۔ اسی اجلاس میں مکرم ابراہیم ابلے لےIBRAHIM ABALELE نے بھی تقریر کی آپ نے جماعت کے تمام کاموں کو سراہا اورجماعت کا شکریہ ادا کیا اور جلسے کی کامیابی کے لئے دعائیں دیں۔جبکہ میئر بازاگاBAZAGA کمیونٹی مکرم ابرو منIBRO MAMAN نےاپنے اور اپنی کمیونٹی کے نام پر ہونے والے جماعتی کاموں کا ایک ایک کرکے تذکرہ کیا اور ان کاموں کی وجہ سے جماعت کا شکریہ ادا کیا اورجلسے کے کامیاب انعقاد کی دعائیں دے کر اپنی تقریر ختم کی۔ اس اجلاس کے آخر پر اس شہر کے مشہور اور باثر علماء جناب محمد المعروف ڈن وظیفہ ، جناب تاسع صاحب اورجناب عبدالرحمان نے بھی جماعت کے حق میں تعریفی کلمات کہے۔اس اجلاس کے اختتام کے بعد نمازوں کی تیاری کی گئی اورنمازوں کی ادائیگی کے بعد رات کا کھانا دیا گیا ۔ پھر ذیلی تنظیموں کی میٹنگز ہوئیں۔ رات دیر تک تمام شعبہ جات اپنا اپنا کام کرتے رہے۔

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی نمازِ تہجد سے ہوا۔ نمازِ فجر کے بعد ایم ٹی اے کی برکات پرمکرم یوسف ایرو ابرو لوکل مشنری نے درس دیا ۔ دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اس کے بعد تین تقریریں ہوئیں ہر تقریر سے پہلے نظم پڑھی گئی۔ تقاریر کے عنوان کچھ اس طرح تھے۔ 1۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عائلی زندگی 2۔خلافت کی برکات۔3۔مالی قربانی کی اہمیت ۔

نمازِ ظہر وعصر کے بعد کھانا دیا گیا ۔ کھانےاور آرام کے وقفے کے بعد 4:00بجے شام اس دن کے دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا ۔ اس اجلاس میں بھی تلاوت اور نظم کے بعدتین تقاریر ہوئیں۔تقاریر کے عنوان کچھ اس طرح تھے۔ 1۔بچوں کی تعلیم۔ 2۔ نماز کی اہمیت۔3۔ ایک اچھے احمدی کی پہچان۔ اس سیشن میں افریقہ کے مشہور عالمِ دین سوکوتو نائیجیریا سے آکر جلسہ میں شامل ہوئے اور خطاب کیا۔ اس اجلاس کے بعد نمازیں ہوئیں اور نمازوں کے بعد احباب کو کھانا کھلایا گیا ۔ کھانے کے بعد رات کو مقامی زبان میں اجلاس شروع ہوا اور یہ اجلاس بھی بہت دیر تک چلتا رہا ۔ صبح کو ہاؤسہ زبان کے اجلاس کے صدر اور مرکزی مہمان مکرم حافظ محمد شرف الدین علی صاحب نے نہایت خوشی سے بتایا کہ اجلاس کے دیر تک چلنے کی وجہ احباب کرام کی دلچسپی اور توجہ تھی اور احبابِ کرام اس اجلاس کو جلدی ختم نہیں کرنا چاہتے تھے۔

جلسے کے آخری دن کا آغاز بھی نمازِ تہجد سے ہوا اور تہجد پر رات گئے تک چلنے والے مقامی زبانوں کے اجلاس کا کوئی اثرنہیں پڑا۔نمازِ فجر اور درس کے چند منٹ بعد ہی آخری سیشن کا آغاز ہو گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مرکزی مہمان نے کی۔تلاوت و نظم کے بعد شہدائے احمدیت پر تقریر ہوئی ۔ اس کے بعد مکرم افسر جلسہ صاحب نے تمام احباب کا ہرلحاظ سے تعاون کرنے پر شکریہ ادا کیا ۔ پھر مکرم حافظ محمد شرف الدین علی نے جلسہ کی اختتامی خطاب کیا اوردعا کروائی۔

امسال جلسہ گاہ کی تزئین وتیاری مکرم عبد اللہ ثاقب اور ان کی ٹیم نے کی۔ نمائش کے انچارج محمد جمال تھے۔لنگر خانے کے انچارج اصغر علی بھٹی جبکہ اڈیو ویڈیو کے انچارج مکرم کوثرجمیل تھے۔لنگر تقسیم کا کام مکرم سعید عدیل کی ٹیم نے سنبھالے رکھا جبکہ میڈیکل کیمپ کے انچارج مکرم ادیب اور حنظلہ احمد تھے۔ناشتے کے بعد جب تمام احباب اپنےاپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو جماعت اور تمام شاملین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اور اسے ہم سب شاملین کے لئے ایمان و عمل میں اضافے کا باعث بنائے۔ آمین